...ASIH QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۳۳

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر
بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۳ شوال ۱۴۰۱ھ — ۱۳ ظہور ۱۳۶۰ ہش — ۱۳ اگست ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت پارہ ہیں ربوہ میں نماز عید ادا کر کے مورخہ ۶ اگست کو قادیان تشریف لانے والے بعض مہمانوں کے ذریعہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱ جولائی کو خطبہ جمعہ اور مورخہ ۲ اگست کو عید الفطر کا خطبہ ربوہ میں ارشاد فرمایا۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ ظہور (اگست)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے بائیں گھٹنے میں آرتھرائٹس کی تکلیف میں قدرے افاقہ ہے۔ احباب شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

● مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ان ایام میں امت مسلمہ کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہونے کے لئے خصوصی دعائیں کریں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۲۴ وفا (جولائی) سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو خصوصی تلقین فرمائی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو مقبول بنائے اور رمضان کی خصوصی عبادات کو قبول فرمائے۔

حضور نے احباب کو تلقین فرمائی کہ ان ایام میں دنیا سے اسلام کی مشکلات اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے بھی کثرت سے دعائیں کریں کیونکہ اس وقت امت مسلمہ انتہائی پریشانی کے عالم میں سے گزر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ماہ رمضان کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ماہ میں بہت سی عبادتیں اکٹھی کی گئی ہیں۔ جن میں روزے رکھنا۔ نوافل ادا کرنا۔ کثرت سے دعائیں کرنا۔ نفس پر ضبط کو مضبوط کرنا اور ہوائے نفس سے باز رہنے کی کوشش کرنا۔ کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرنا اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا شامل ہیں۔ یعنی اس ماہ کا تعلق سارے ہی اعمال صالحہ سے ہے۔

ان اعمال صالحہ میں سے دعا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ تمام اعمال اس وقت اللہ تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کا درجہ حاصل کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کی جائیں۔ اور اللہ کے حضور ان اعمال کی قبولیت کی درخواست کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کا تعلق لیلۃ القدر سے ہے۔ اور رمضان المبارک کے آخری ایام خاص طور پر دعائیں کرنے کے ایام ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھ تعلق قائم کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ مجھ سے مانگو۔ جو شخص یہ بات سمجھ جائے گا کہ خدا سے مانگے بغیر زندگی ناکارہ ہے اور پھر وہ اللہ کو پکارے گا تو اللہ اس کی دعا کو قبول کر کے اس کے اعمال کو قبول کر لے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اعمال یا بے تحاشہ روپیہ پیسے کی ضرورت نہیں۔ اللہ کا کہنا ہے کہ تم مجھے اس وقت تک خوش نہیں کر سکتے جب تک دعا کے ذریعہ سے اعمال صالحہ کو مقبول نہ بنا لو۔

حضور نے فرمایا کہ انسانوں کے اعمال میں ہزاروں لاکھوں رخنے اور سوراخ ایسے رہ جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور ناقابل قبول بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان اعمال پر مغفرت کی چادر ڈالنے کے لئے مجھ سے مانگو۔ اس لحاظ سے ماہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں میں جو عبادات کی جاتی ہیں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ایک کشف اور اس کی تعبیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو ایک کشف دیکھا اور اس کی تعبیر اس طرح بیان فرمائی کہ :-

"آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زریں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے، مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس چوغہ کو لے بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا۔ اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا۔ جس کو "تفسیر کبیر" کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ چور اس کو اس غرض سے لے بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔"

فرمایا :-

"اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے۔ مگر ایسا نہیں ہوگا اور "تفسیر کبیر" جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت و زینت ہوگی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۳ والحکم جلد نمبر ۱۰ شمارہ ۳۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۱)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا -!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ ظہور ۱۳۶۰ ہش

قربانی اور نیکی کا تسلسل

نسلاً درنسلاً قائم رکھنا نہایت ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کی شکل میں پیدا کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اسے رضائے الٰہی، قربِ الٰہی اور نجات کے طریقے بھی بتا دیئے۔ نیز اُس کی پیدائش کا مقصد قرآن کریم کے ذریعہ یہی بتایا گیا کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

یعنی جنّ اور انس کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

اب جتنی عظیم مخلوق پیدا کی اور جتنا عظیم مقصد اس کی پیدائش کا بتایا، اُس پر اتنی ہی عظیم ذمہ داریاں بھی ڈال دیں۔ اور بتایا کہ صرف از خود حصولِ تقویٰ میں کوشاں رہنا اور عبادات بجالاتے رہنا نجات کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ جب تک اپنی اگلی نسل کو بھی اس میں شامل نہ کیا جائے۔ اُس وقت تک حصولِ مقصد ممکن نہیں۔ کیونکہ انسانی تخلیق ایسی ہے کہ انسان اپنے باپ دادوں اور اگلی نسل سے پختہ کڑیوں کی صورت میں منسلک چلا آرہا ہے۔ اور وہ کڑیاں اگر مضبوط ہوتی چلی جائیں گی تو مضبوط زنجیر بنتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر درمیان میں ایک کڑی بھی کمزور رہ گئی تو اس زنجیر کے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ سب سے پہلے وہ اپنے والدین کی مکمل طور پر اطاعت کرے۔ ان کا ہر حکم ماننا اپنا اُصول بنالے اور ان کی خدمت کو اپنے لئے نہایت ضروری قرار دے لے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کا بھی شکر ادا کرے جنہوں نے اس کی پرورش کرکے تربیت کا احسن فریضہ انجام دیا۔ اور اس کے اندر نیکی کی وہ بنیاد رکھ دی جو انہوں نے اپنے والدین سے حاصل کی تھی۔ اسی طرح اُن کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔ اور دُوسرا تاکیدی حکم یہ دیا ہے کہ وہ اپنے والدین سے حاصل کردہ نیکی کے بیج کو اپنی اگلی نسل میں منتقل کرنے کی سعی کرتا رہے اسی طرح یہ کوشش بھی کرے کہ اس کی اولاد تقویٰ شعار ہو، دیندار ہو، اسلامی احکامات کی پابندی کرنے والی ہو، اُن عظیم ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن ادا کرنے والی ہو جو اسلام اور احمدیت میں داخل ہونے کے نتیجہ میں اس پر عائد ہوتی ہیں۔ اور اس کی صحیح تربیت کرنے کے لئے تدابیرِ حسنہ سوچتا رہے تاکہ وہ اپنے والدین کے نام کو باقی رکھنے والی ہو نہ کہ بٹہ لگانے والی۔ اور دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے والی ہو، نہ کہ دُنیا کی طرف جھکنے والی۔

اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اِن سب تدابیر کے ساتھ ساتھ آستانۂ الٰہی پر بھی گرا رہے، کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الاحقاف : آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی۔ کیونکہ اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کو پیٹ میں اُٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا۔ اور اس کے اُٹھانے اور اس کے دُودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔ پھر یہ انسان اپنی مکمل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اُس نے کہا اَے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے۔ اور (اس بات کی بھی توفیق دے کہ) میں ایسے ایسے اچھے اعمال بجالاؤں جن کو تُو پسند کرے۔ اور میری اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں۔ اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

اِن مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اُسی مضمون کو بیان کیا ہے اور بنی نوعِ انسان کو انہی اُمور کی طرف متوجہ ہونے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی طرف تاکیدی ہدایت فرمائی ہے جو ہمارا مقصودِ بیان ہے۔

آج کے اس نازک دَور میں جبکہ دُنیا کا رجحان مادّیت کی طرف زیادہ ہے، ایسے وقت میں اپنی نسل کی صحیح تربیت کرنا اور اُن کو اسلام و احمدیت کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رکھنا نہایت اہم اور ضروری امر ہے۔ اور یہ کسی ایک فرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ پوری جماعت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تدابیرِ حسنہ اختیار کرنے کے ساتھ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی بھی طالب رہے۔ کیونکہ خدا کے فضل کے بغیر کوئی امر ممکن نہیں۔ اور خدا کا فضل دُعا کے ساتھ ہی نازل ہوتا ہے۔

پس اس سلسلہ میں اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لائیں۔ اور نئی نسل

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

محترمہ سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا

لجنات اماء اللہ بھارت کے نام

تہنیتِ عید پر مشتمل دُعائیہ پیغام

محترمہ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے نام لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے جو دُعائیہ پیغام ارسال فرمایا ہے وہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ ✧ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ؕ ✧ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

عزیزہ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عید الفطر کی مبارک تقریب پر میری طرف سے آپ کو اور سب بہنوں کو دِلی مبارکباد پیش ہے۔ رمضان المبارک کے بعد اس عید کا آنا خدا تعالیٰ کے حضور شکریہ کے طور پر ہے کہ اس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور روزہ کی خصوصی عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی عید نصیب کرے۔ جبکہ اسلام اور احمدیت کے سچے پیروکار ساری دُنیا میں فتح یاب ہوکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا جھنڈا دُنیا میں گاڑ دیں گے۔ اور لوگ اسلام کے ذریعہ اپنے مالکِ حقیقی کو پہچاننے لگ جائیں گے۔ وہی ہمارے لئے حقیقی عید کا دِن ہوگا۔

عزیز بہنو! یہ عید اِس لحاظ سے بھی بہت اہمیت کی حامل ہے کہ یہ پندرھویں صدی کی پہلی عید ہے۔ یہ صدی آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند کے ذریعہ اسلام کے دُنیا میں غالب آنے کی صدی ہے۔ لیکن ہمارے لئے لمحۂ فکریہ بھی ہے کہ ہم احمدی خواتین پر جو دوہری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس سے ہم کس حد تک عہدہ برآ ہوتی ہیں۔ یہ دوہری ذمہ داری ایک بحیثیت احمدی عورت کے دوسری بحیثیت ماں کے ہے۔ پہلی ذمہ داری کی رُو سے ہمیں اسلام کی تعلیم سے پوری طرح رُوشناس ہونے کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ جاننا نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنا اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنا ضروری ہے۔ دُوسری بحیثیت احمدی ماں کے سب سے اہم کام بچّوں کی اس رنگ میں تربیت کرنا ہے کہ اُن کے دل میں اسلام سے گہری محبت پیدا ہو تاکہ جب اُن پر ذمہ داری پڑے تو وہ پوری طرح ادا کرنے کو تیار ہوں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں ایک دفعہ پھر سب بہنوں کو **عید مبارک** پیش کرتی ہوں۔ خدا کرے ہمارا جذبہ اخوت روز بروز بڑھتا ہی چلا جائے۔ آمین ؏

خاکسار: مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔

عظمتوں اور قدرتوں والے خدا کے سوا کسی اور کی خشیت ہمارے دل میں نہیں ہونی چاہیئے

اپنے نفسوں کو بھول جاؤ۔ خدا کے پیار میں زندگیاں گذارو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا کی نعمتیں پوری ہونگی۔ اس کے نتیجہ میں تم اُن راہوں کو پالو گے جو سیدھی خدا کی رضا اور اُس کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہیں

دُنیوی دولتیں، اقتدار اور عزتیں سب اِس صدی میں غائب ہو جائیں گی صرف محمدؐ اور اُس کے خدا کا نام باقی رہ جائے گا!

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی مستورات سے ایمان افروز خطاب

جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ فتح ۱۳۵۹ ھش (۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء) کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے جو خطاب فرمایا تھا اُس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے — (ایڈیٹر بدر)

خطاب شروع کرنے سے قبل تمغہ جات کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ آپ سب جانتی ہیں کہ جو تعلیمی منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں جماعت نے ذہین بچوں اور بچیوں کی قابلیت کی داد کے لئے تمغے بھی دینے کا پروگرام بنایا ہے جو بورڈ یا یونیورسٹیز میں اوّل دوم یا سوم آئیں طالب علم یا طالبات، ان میں سے اوّل اور دوم کو سونے کے تمغے دیئے جاتے ہیں اور جو سوم ہو اُسے چاندی کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت ہماری دو طالبات ایسی ہیں جنہیں اوّل آنے پر طلائی تمغہ اوّل کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کوئٹہ، حال لاہور، بلوچستان یونیورسٹی سے بی۔ایس سی کے امتحان میں ۴۸۴، سات سو میں سے نمبر لے کر ساری یونیورسٹی میں اوّل آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قابلیت اور ذہن کو اور بڑھائے اور جلا پیدا کرے۔ دوسرے عزیزہ امۃ الرزاق صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کوئٹہ حال لاہور، ان کی بچی بلوچستان انٹرمیڈیٹ بورڈ کے امتحان ایف۔ایس سی۔ میں ۷۱۰، ایک ہزار میں سے نمبر لے کر طالبات میں اوّل آئی ہیں۔ انہیں بھی

ہمارے قواعد کے مطابق

طلائی تمغہ اوّل کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ اُن کو بھی یہ اعزاز مبارک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر فضل اور رحمتیں کرتا رہے۔ اور تعلیمی میدان میں اور زندگی کے ہر دوسرے میدان میں ان کو ترقی کرنی نصیب ہو۔ آمین!

اب جیسا کہ دستور ہے یہ تمغے جو ہیں یہ کیا ہے پر رکھ کر ان بچیوں کے سامنے رکھوں گا باری باری اور وہ لیں گی۔ اور پھر وہ پسند کریں گی کہ منصورہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاتھ سے یہ تمغے پہنا دیں۔ (حضور نے ان بچیوں کو تمغات عنایت فرمائے اور پھر فرمایا:—)

ان سونے کے تمغوں کے علاوہ میں نے دُعائیہ فقرے اور دستخطوں کے ساتھ قرآن کریم کا تحفہ بھی اُن کے لئے یہاں رکھا ہے جو اُن کو دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن کریم کے پڑھنے، سمجھنے، قرآن کریم سے پیار کرنے، اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طلبہ کو تمغات آج انشاء اللہ تعالیٰ میری تقریر سے پہلے مردانہ جلسہ گاہ میں دیئے جائیں گے۔ وہ بھی آپ سُن لیں گی۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حسب ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی :—

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ٥ (البقرہ: آیت ۱۵۱)

پھر فرمایا :—

دینِ اسلام ایک بڑا ہی عظیم دین ہے۔ اور قرآنی شریعت اس قدر حسین ہے کہ اس کا اندازہ کرنا انسانی ذہن کے لئے ممکن نہیں۔ اس تعلیم نے انسانی فطرت کے ہر پہلو کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ کوئی حکم تکلیف پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ تکالیف دُور کرنے کے لئے اور ان سرچشموں اور منبعوں کو بند کرنے کے لئے ہے جہاں سے مصیبتیں اور تکالیف بہہ نکلتی ہیں، انسان کی اپنی غلطی کے نتیجہ میں۔ لیکن

یہ بھی ایک حقیقت ہے

کہ بہت سے چھوٹے خوف ہیں ہماری زندگی میں جو ہمیں نیکی کی راہوں کو اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔ مثلاً سادہ زندگی کا حکم ہے۔ ایک عورت کہتی ہے کہ اگر میں سادہ رہی تو میری ہمسائیاں جو ہیں وہ کیا کہیں گی۔ ان ہمسائیوں کی خاطر اور اُن کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو وہ توڑ دیتی ہیں۔ جو احمدی خاندان پاکستان سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں غیر ممالک میں روزی کمانے کے لئے گئے ان کی عورتیں اُن مُلکوں میں جو انتہائی گندی زیست گزار رہے ہیں۔ اور نہایت بھیانک اخلاقی ماحول میں سانس لے رہے ہیں ان لوگوں کے خوف کی وجہ سے اپنی نقاب اُتار دیتی ہیں کہ اگر ہم نے پردہ کیا تو یہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ ہمیں شاید غیر مہذب سمجھیں، ذلیل جانیں۔ اسی قسم کے سینکڑوں خوف ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں احکام کی راہ میں روک بن جاتے ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بنیادی طور پر یہ حکم دیا ہے فَلَا تَخْشَوْهُمْ دُنیا کی کسی ایسی طاقت سے یا ایسے معاشرہ سے یا ایسے ماحول سے یا ایسی تنقید سے تم خوفزدہ نہ ہو، جس کے نتیجہ میں تمہیں مجھ سے دُوری کی راہوں کو اختیار کرنا پڑے۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ ایسی چیزوں کی خشیت تمہارے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ وَاخْشَوْنِيْ صرف میری، صرف میری، صرف میری خشیت تمہارے دلوں میں پیدا ہو۔

خشیت کا لفظ ایک عربی لفظ ہے

اور اس کے معنی ہیں صفات اور ذات کی جو عظمتیں ہیں ان کو جاننا اور پہچاننا اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق اسے ہم استعمال کریں تو اس کے معنی ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقرے میں اسے بیان کیا ہے) آپ لکھتے ہیں :-

"اللہ جلشانہ' سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم کامل رکھتے ہیں"

اس واسطے خشیۃ اللہ دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اس کی صفات کے جو جلوے اربوں دفعہ ایک سیکنڈ میں اس کائنات میں ظاہر ہو رہے ہیں ان میں سے جس قدر ہماری استعداد ہو انہیں پہچانیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا۔ وہ اس کا خالق ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک زندگی پیدا کی۔ یہ زندگی بہت سی اقسام کی ہے۔ انسانی زندگی ایک اور قسم کی ہے۔ حیوانات کی زندگی ایک اور قسم کی ہے۔ درندوں اور چرندوں کی زندگی میں پھر آگے فرق آجاتا ہے۔ درختوں کی زندگی ہے بکٹیریا اور وائرس (VIRUS) کی زندگی ہے۔ پتھروں کی اپنی زندگی ہے۔ جو سوئی گیس ہے اس کی اپنی زندگی ہے۔ اُسے گھر میں جلاتے ہیں۔ وہ حصہ سوئی گیس کا ختم ہوجاتا ہے۔ اس کے اُوپر موت وارد ہوجاتی ہے۔ اللہ حیّ و قیوم ہے۔ یعنی زندگی دیتا بھی ہے۔ زندہ رکھتا بھی ہے۔ اور جو مخلوق کی صفات اور طاقتیں ہیں انہیں پُوری طرح محفوظ رکھنے کا کام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لیا ہے۔ وہ

قائم رکھنے والی ذات

ہے۔ اس کے ہزارہا جلوے ہماری زندگیوں میں ایسے ہی ظاہر ہوتے ہیں کہ آپ میں سے جو کم سے کم پڑھی ہوئی عورت ہے اگر اس کا دماغ روشن ہو اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا پیار ہو۔ تو وہ اُن جلووں کو دیکھ سکتی ہے۔ اور ان سے سبق حاصل کرسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کا تو کوئی حد بست ہی نہیں۔ غیر محدود عظمتوں کا مالک، بڑا عظیم ہے اپنی ذات میں۔ بڑی قدرتوں والا ہے اپنی صفات کے جلووں میں۔ بڑا احسان کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق پر۔ جب وہ احسان کرتا ہے تو اس کا حُسن روحانی آنکھ رکھنے والے کو اس کا دیوانہ بنا دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پر عاشق ہوجاتا ہے۔ دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دُنیا سے محبت ختم ہوجاتی ہے۔ دنیوی تعلقات کی وہ گرمی جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی ہے ٹھنڈی پڑجاتی ہے۔ اور صرف ایک ہی محبت سینوں میں سُلگتی ہے اور وہ پیدا کرنے والے رب کی ہے۔

پس اپنے نفسوں کو بھول کے خدا تعالیٰ کے پیار میں زندگیاں گزارو۔ اگر ایسا کرو جس حد تک ایسا کرسکو خدائی نعمت تم پر پُوری ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا کہ کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو سوائے میرے کہ میں اپنی نعمت تم پر پُوری کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے نتیجہ میں تم ان راہوں کو پالوگی جو سب سیدھی خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی رضا اور اس کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ ورنہ وہ زندگی جو آج کی مہذب دُنیا گزار رہی ہے اُس کے اُوپر ملمع تو چڑھا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت اتنی بھیانک، اتنی گھناؤنی ہے کہ تم اندازہ نہیں کرسکتیں۔ ابھی اس دورہ میں انگلستان میں ٹی وی پہ ایک دن پروگرام آیا۔ وہ شخص جو بول رہا تھا، اُس کی آنکھیں بھی نم تھیں غصے اور غم میں۔ اور ہماری کیفیت بھی ویسی ہوگئی۔ وہ یہ بیان کر رہا تھا کہ

انگلستان کا معاشرہ

اتنا گر چکا ہے کہ انگلستان کے بدمعاش جو ہیں وہ ہر سال کم و بیش پانچ ہزار کم عمر دس بارہ سال کی لڑکی کو خراب کرتے ہیں اور ان سے بچے پیدا ہو جاتے ہیں حرام کے۔ اور جو تصویریں انہوں نے دکھائیں بچیوں کی وہ معصوم نظر آتی تھیں۔ آوارہ نہیں تھیں۔ لیکن معاشرے میں ایک آوارگی ایسی تھی جس کے چنگل میں وہ پھنس گئیں۔ اور اپنی عزت کھو بیٹھیں۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے، اب بھی کہتا ہوں، یاد رکھو اگر اسلام کو تم نے چھوڑا اور اس گندے معاشرہ کو اپنایا۔ اگر خدا اور اس کے رسول صلعم اور اس کے کلام اور اس کی شریعت اور ان کی تعلیم پر اس تہذیب کو تم نے ترجیح دی تو تمہاری بچیاں بھی اسی طرح ناجائز بچے جننے شروع کردیں گی۔ ایک موقع پر پریس کانفرنس میں ایک صحافی نے مجھ سے کہا کہ اسلام نے یہ جو پردے کی تعلیم دی ہے یہ تو عورتوں پہ بڑی سختی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ اسلام تمہاری ماؤں اور تمہاری بیٹیوں اور تمہاری بہوؤں اور بہنوں کی عزت کی حفاظت کے لئے یہ قانون بنا رہا ہے اور تمہیں وہ اچھا نہیں لگتا۔ تو وہ سمجھے۔ جو حالت ہے بے عزتی کی اس کو چھپانے کے لئے ایک صحافی نے مجھ سے کہا کہ جو آوارہ عورتیں ہیں ان سے ہماری عزت بچانے کے لئے آپ ہمیں کیا مشورہ دیں گے۔ میں نے کہا اگر تم برقعے پہن لو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا!!

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ خوش نہیں ہیں۔ میں ان کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ان میں رہ کے پڑھتا رہا کئی سال۔ اب میں جاتا ہوں۔ اُن سے ملتا ہوں۔ باتیں کرتا ہوں۔ اُن کے حالات پوچھتا ہوں بے تکلفی مجھ سے وہ بات کرتے ہیں۔ بالکل مطمئن نہیں اپنی زندگی پر۔ بے چین ہے۔

سائنس میں ترقی کی ہے

بڑی بڑی عمارتیں بنالی ہیں۔ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک ہتھیار بنا لئے ہیں۔ جن کو نہ آپ جانتی ہیں نہ میں جانتا ہوں۔ کیونکہ وہ خفیہ رکھے ہوئے ہیں انہوں نے۔ اگر جنگ ہوئی تو پھر انسان کو پتہ لگے گا کہ انسان نے انسان کو قتل کرنے کے لئے کس قسم کے مہلک ہتھیار بنائے ہوئے ہیں۔ یہ سب اپنی جگہ پر درست، لیکن اطمینانِ قلب نہیں۔ اُن کے گھروں میں سکون نہیں خوشی کے حالات نہیں۔ ماں باپ کے بچوں کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔ خاوند کے بیوی کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔ انتہا گند ہے، اتنا دُکھ ہے، اتنی مصیبت کی زندگی ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں جو تعلیم دی اگر اس کے مطابق زندگی گزارو کے خدا کے بتائے ہوئے طریق کے نتیجہ میں سکھ اور چین کو پاؤ تو تم زندگی بھر اور تمہاری نسلیں بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی رہیں تو شکر ادا نہیں کرسکتیں۔

پس آج میں صرف ایک بات کہنے کے لئے یہاں آیا۔ اور وہ یہ کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ ان بڑی بڑی طاقتوں کا خوف دل میں نہ رکھو۔ جو دولتیں ہیں، جو اقتدار ہیں، جو دنیوی عزتیں ہیں، جو دُنیوی جتھے ہیں، میں اس صدی کے شروع سے یا شروع ہونے سے بھی کچھ عرصہ پہلے سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اس صدی میں یہ سب غائب ہو جائیں گے۔ اور صرف محمدؐ اور اس کے خدا کا نام اس دُنیا میں رہ جائے گا۔ اور بڑی بدقسمت ہوگی وہ عورت اور بڑا بدقسمت ہوگا وہ خاندان کہ جب اس عظیم انقلاب کی ابتدا ہوچکی، اس وقت وہ اس کی طرف پیٹھ کرے۔ اور مغرب اور اس کی تہذیب کی طرف منہ کرے۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

آپ افتتاحی تقریر بھی میری سُنتی ہیں۔ اور دُوسری دو تقریریں بھی سُنتی

ہیں۔ لیکن جس طرح بڑی دعوت جس میں بہت سے کھانے ہوتے ہیں ساتھ چٹنی بھی ہوتی ہے۔ تو بطور چٹنی کے میں آپ کے پاس اس وقت ایک عظیم بنیادی حقیقت لے کر آیا ہوں۔ یہ ایک بہت ضروری اور بہت بنیادی پوائنٹ (Point) ہے۔ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یعنی یہ کہ سوائے خدا کے کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو۔ اور خدا کی ہی خشیت ہو تمہارے دل میں۔ بلینک نہ ہوں تمہارے دل۔ یہ نہیں کہ کسی کی بھی خشیت نہ ہو۔ خشیت ہو۔ صرف ایک کی خشیت ہو اور وہ ہمارا رب ہے۔ وہ ساری عظمتوں والا ہمارا رب۔ وہ ساری قدرتوں والا ہمارا رب، وہ ہر قسم کے احسان کرنے والا ہمارا رب، وہ حسن کا سرچشمہ ہمارا رب، وہ رب جو اتنا پیار کرنے والا ہے، اتنا پیار کرنے والا ہے کہ جب ہم اس کی طرف جھکتے ہیں ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اپنے پیار سے ہمارے گھروں کو، اپنے پیار سے ہمارے ذہنوں کو ہمارے دلوں کو، ہمارے سینوں کو بھر دیتا ہے۔ اس واسطے میں نے یہ کہا کہ ورد کرو بار بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا زمانہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ ہو جائے گا۔ غیر اللہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت، اللہ تعالیٰ سے پیار نوعِ انسانی کے دل میں قائم کر دیا جائے گا۔

خدا کرے کہ اس عظیم انقلابی جد و جہد میں جس کی ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر ڈالی گئی ہے، آپ میں سے ہر ایک کا بھی حصہ ہو۔ آمین! دعا کر لیتے ہیں ــــ ،

(بشکریہ الفضل ربوہ
مجریہ ۲۱ر جولائی ۱۹۸۱ء)

درخواست دعا

خاکسار کے خالو جان محترم محمد صادق صاحب قریشی آف شاہجہانپور کو کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ پچھلے دنوں زیادہ بیمار ہو گئے تھے۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احبابِ جماعت اُن کی مکمل شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ادریس احمد اسلم
نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

واشنگٹن میں عورتوں کے حقوق اور مقام پر بین المذاہب سیمینار کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ امریکہ کے تحت منعقدہ تقریب میں صرف عورتوں نے شرکت کی

یہودیت عیسائیت اور اسلام کے بارے میں عورتوں کی تقاریر اور سوال و جواب کی دلچسپ اور پُر لطف محفل

سامعات میں ایک تہائی تعداد یہودی اور عیسائی عورتوں کی تھی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن سے ہوا

واشنگٹن۔ گزشتہ دنوں احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی واشنگٹن شاخ نے جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکز مسجد فضل واشنگٹن میں ایک نہایت کامیاب بین المذاہب سیمینار کا انعقاد کیا۔ جس میں یہودی، عیسائی، اور مسلمان عورتوں نے اپنے اپنے مذہب میں عورت کا مقام بیان کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔ اس سیمینار کی خاص بات یہ تھی کہ امریکہ جیسے لادینی اور مردوں کی مخلوط مجالس منعقد کرنے والے ملک میں اس تقریب میں صرف عورتوں نے شمولیت کی۔ عورتوں نے ہی تقاریر کیں۔ اور عورتیں ہی حاضرات تھیں۔

اس سیمینار کے بارے میں لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کی صدر محترمہ صفیہ لطیف سعید صاحبہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ

لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کے زیر اہتمام ۱۴ر جون ۱۹۸۱ء کو مسجد فضل واشنگٹن میں ایک بین المذاہب سیمینار کا انتظام کیا گیا جس نے بفضلہ تعالیٰ نہ صرف تبلیغ کا ایک اہم موقعہ فراہم کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہماری احمدی بہنوں کی تربیت میں بھی ممد ثابت ہوا۔ الحمد للہ۔

سیمینار کی تیاریاں دو ماہ قبل شروع ہوئیں اور اس علاقہ کے معروف یہودی اور عیسائی گروپوں کو شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا۔ دعوت قبول کرنے والی خواتین کو اپنے ساتھ اپنے ہم عقیدہ بہنوں کو بھی لانے کی دعوت دی گئی۔ اس کے علاوہ ایک دیدہ زیب پمفلٹ چھپوا کر وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا۔ اور ریڈیو پر بھی سیمینار کے انعقاد کا اعلان کروایا گیا۔ چنانچہ سیمینار شروع ہوتے پر میٹنگ روم کے علاوہ مسجد کا کمرہ اور ہال وغیرہ سب بھرے ہوئے تھے۔ واشنگٹن کی لجنات کے علاوہ بالٹی مور اور پارک کی لجنات نے کثرت سے شرکت کی۔ سامعات میں تقریباً ایک تہائی یہودی اور عیسائی عورتیں تھیں جنہیں پوری مہمان نوازی کے ساتھ خوش آمدید کہہ کر کرسیٔ صدارت کے قریب جگہ دی گئی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے محترمہ ہار نگار احمد نے کیا۔ اس کے بعد سسٹر نصرت الحدیث (آف مارشس) نے انہی آیات کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں صدر لجنہ اماء اللہ واشنگٹن خاکسار صفیہ سعید نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اپنے مختصر سے استقبالیہ خطاب میں خاکسار نے بتایا کہ عورت کے مقام کے تعین میں بہت افراط و تفریط ہوئی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ خالق حقیقی کی راہنمائی ہی اس مسئلہ کو حل کر سکتی ہے۔ خاکسار نے مزید بتایا کہ اسلام تمام پیشوایانِ مذاہب کی عزت اور احترام سکھاتا ہے۔ اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام عالمگیر مذاہب کی ابتداء الہامِ الٰہی سے ہوئی۔ یہ سلسلہ مختلف زمانوں میں اور مختلف جگہوں پر چلتا رہا۔ حتیٰ کہ بنی نوع انسان کے سماجی۔ عقلی اور روحانی قویٰ اس قابل ہو گئے کہ وہ ایک کامل ہدایت کو سمجھ سکیں۔ اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال سکیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل ہدایت یعنی قرآن شریف دے کر بھیجا۔ اور اس پیغام کو نسلِ انسانی کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ کرنے کا انتظام کیا۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کی عملی زندگی میں عورت کو ایک عظیم مقام دیا گیا ہے۔ روحانی مراتب کے حصول کے لئے اس پر کسی قسم کی روک نہیں رکھی گئی۔ اور دنیوی معاملات میں اس کے حقوق کی مکمل حفاظت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسے معاشرہ کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کا شعار پاکدامنی اور نیکی ہے۔ اس کے بعد ریورنڈ فرانسس ٹرنر نے جو کرسچین ہولی نس چرچ (CHRISTIAN HOLINESS CHURCH) سے تشریف لائی تھیں سامعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے تثلیث کفارہ اور الوہیتِ مسیح کے بارہ میں اپنے موقف کی تفاصیل بتائیں۔ جب سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا تو ہماری احمدی بہنوں نے اُن سے کئی سوالات کئے جن کا وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکیں مثلاً کیا یسوع مسیح عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا ہو سکتا ہے؟ اگر یسوع بے گناہ تھا تو بقول انجیل اُس نے انجیر کے درخت پر لعنت کیوں کی۔ کیا خدا بھوکا اور بول سکتا ہے؟ اور اسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ یسوع کی "روح" کے متعلق بعد از واقعہ صلیب بیان کیا جاتا ہے؟ اس موقف کی کیا دلیل ہے کہ ایک نوزائیدہ بچہ گنہ گار ہوتا ہے؟ احمدی بہنوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور واقعہ صلیب کے متعلق اسلامی موقف کو بھی بیان کیا۔ اور ریورنڈ فرانسس سے پوچھا کہ وہ نبی جس کا حضرت موسیٰ کی کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۵ اور باب ۱۸ آیت ۱۸ تا ۲۰ میں ذکر ہے کون ہے؟ ریورینڈ نے ان پیشگوئیوں سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد یہودی خاتون مس ایمی گوٹس جو کہ بنائی برتھ اینٹی ڈیفیمیشن لیگ (B'NAI BIRTH ANTI-DEFAMATION LEAGUE) تعلق رکھتی ہیں، تقریر کے لئے تشریف لائیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہودیت دراصل ایک "طرزِ زندگی" ہے۔ جس کے ذریعے تمام یہودی خواہ وہ کہیں بھی رہتے ہیں ایک رشتہ میں منسلک ہیں۔ انہوں نے یہودیوں کے زمانہ حال کے مختلف گروہوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے یہودیوں نے پرانے اور اصل یہودی اصولوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور زمانہ جدید کے تقاضوں کے پیشِ نظر نئے اصول اپنا لئے ہیں۔ مثال کے طور

پر قدیم رواج یہ تھا کہ عورت گھر سے باہر نہ نکل سکتی تھی۔ اور نہ ہی تعلیم حاصل کر سکتی تھی۔ مگر جدید زمانہ کی یہودی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں۔ مس امی نے بالآخر حاضرات میں امریکن یہودی کے عنوان کا ایک پمفلٹ تقسیم کیا۔ سوال وجواب کے دوران مقررہ موصوفہ نے کہا کہ اُن کا خیال تھا کہ مسلمان یہودیوں کو ملحد اور کافر کہتے ہیں ہماری احمدی بہنوں نے اسلامی موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کو سچا اور مرسل من اللہ مانتے ہیں۔ البتہ ان کا پیغام اپنے وقتوں کے لئے تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر رہا۔ اور مختلف یہودی فرقے اس میں ترمیم کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ پر قرآن کریم کا پیغام ہر لحاظ سے مکمل اور ابدی ہے۔ اور دورِ حاضر کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ پہلی مقررہ کی طرح اس مقررہ سے بھی یہ سوال کیا گیا کہ وہ اس نبی کا تعین کریں جس کی بشارت کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۶ میں کی گئی ہے۔ مقررہ نے اس سوال کے جواب سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ساتھ آئی ہوئی یہودی عورتوں سے مدد مانگی۔ مگر وہ بھی کچھ جواب نہ دے سکیں۔

مقامی لجنہ کی طرف سے نومسلمہ مسز حمیدہ ... نے "اسلام اور اس میں عورت کا مقام" بیان کیا۔ انہوں نے سب سے قبل اسلام کے بنیادی عقائد سے مہمانوں کو متعارف کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی خوشخبری کا اجمالی رنگ ذکر کرنے کے بعد اسلام میں عورت کا مقام بیان کیا۔ انہوں نے زمانہ قبل از اسلام میں عورت کی حیثیت کا نقشہ کھینچا اور پھر اس انقلاب کا ذکر کیا جو اسلام نے عورت کے حق میں بپا کر دیا۔ دورِ اسلام کے مختلف زمانوں میں مسلمان عورتوں نے جو مالی اور جانی قربانیاں دیں اور جو علمی اور روحانی ترقیات حاصل کیں، ان پر مبسوط بحث کرنے کے بعد انہوں نے پردہ کی حکمت بیان کر کے اپنے خطاب کو مکمل کیا۔ سوال وجواب کے دوران مہمانوں نے اسلام اور احمدیت کے پیغام اور تعلیمات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کرتے ہوئے کئی سوالات کئے۔ جن کے جوابات نومسلمات مسز عائشہ شریف اور مسز سعیدہ لطیف نے انتہائی وضاحت کے ساتھ دیئے۔ جلسہ کی کارروائی محترمہ نصرت احمد کی اختتامی تقریر اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر تمام غیر مسلم خواتین کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے متعدد کتب کے سیٹ جن میں انگریزی ترجمہ قرآن کریم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ حضرت محمد صلعم عورت کے نجات دہندہ شامل تھیں پیش کئے گئے۔

احمدی خواتین کے اس سیمینار کو کامیاب بنانے میں امام مسجد فضل مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور ان کے نائب مکرم انعام الحق صاحب کوثر نے خاطر خواہ امداد دی۔ اور سوالات کے سلسلہ میں عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی متعلقہ آیات اور اُن کے حوالہ جات لکھوائے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سیمینار کا اختتام دعوتِ طعام پر ہوا۔ جس کا انتظام لجنہ اماء اللہ واشنگٹن نے بڑے احسن طریق پر کیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کو بہتر نتائج سے ثمر آور فرمائے۔ اور ہمیں اپنی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ذمہ داریوں کو بہتر از بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ آمین۔

(بشکریہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۹ر جولائی ۱۹۸۱ء)

تامل رسالہ "راہِ امن" کی دس سالہ اجرائت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس وایڈیٹر رسالہ "راہِ امن"

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ احمدیہ مسلم مشن مدراس کے زیر اہتمام شائع ہونے والے تامل ماہنامہ "راہ امن" کو دس سال پورے کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اس طرح اس رسالہ کو علاقہ تامل ناڈو کے علاوہ سری لنکا۔ برما۔ سنگاپور وغیرہ تامل پڑھنے والے ہزاروں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں پیدا کردہ غلط فہمیاں دور کرنے اور اس طرح بہتوں کو احمدیت کی آغوش میں لانے کی توفیق مل رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جب ۱۹۷۱ء سے ہمارا پہلا پرچہ شائع ہوا اور بہت کامیابی سے اس نے اپنا سفر شروع کیا تو تامل ناڈو سے شائع ہونے والے الرحمت۔ جماعت العلماء۔ سراج الاسلام۔ صوت القرآن وغیرہ تامل مسلم رسالوں نے "راہ امن" کے خلاف ایک مشترکہ مہم جاری کی اور یہ اعلان کیا کہ تامل ناڈو سے راہِ امن کے ذریعہ قادیانیوں نے دوبارہ سر اُٹھایا ہے۔ اس زہریلے سانپ" کا سر کچلنے میں علاقہ کے تمام مسلم رسالوں کو مشترکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ احمدیت کے خلاف مختلف قسم کی الزام تراشیوں اور اعتراضات کے ذریعہ عامۃ المسلمین کو برانگیختہ کرنے لگے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ رسالہ راہِ امن کو اس میدانِ جہاد میں نہایت جواں مردی کے ساتھ سب کا مقابلہ کر کے حق وصداقت ثابت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس طرح آہستہ آہستہ مخالفت کا زور ٹوٹتا رہا۔ اور یہ تمام رسالے اپنا سامنہ لے کر خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ بعض رسالے ہمیشہ کے لئے غائب ہی ہو گئے۔ اور اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا کے مصداق ہو کر رہ گئے۔

البتہ الرحمت اور جماعت العلماء دو رسالوں کی باسی کڑھی میں کبھی کبھی اُبال آتا رہتا ہے جس کا راہِ امن فوراً علاج کرتا رہتا ہے۔

یہ بات نہایت مسرت آمیز ہے کہ مسلمانوں کے علمی طبقہ میں اس رسالہ کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ دیگر مسلم رسالے مسائل جدیدہ اور حالات حاضرہ سے منہ موڑ کر استنجا کے طریقوں اور وضو اور تلقین وغیرہ مسئلوں میں ہی اُلجھتے رہے۔ تو رسالہ راہ امن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے ذریعہ ان تمام مسائل کا حل ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رُوح پرور ملفوظات کے علاوہ آپ کی تصنیفات، فتح اسلام۔ لیکچر لاہور تعلیم از کشتی نوح وغیرہ کے ترجمے قسط وار راہِ امن میں شائع ہوتے رہے۔ یہ تینوں کتابیں بعد میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آگئیں۔ نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مایہ ناز تصنیف، "دیباچہ قرآن مجید" کا نصف اول قسط وار شائع ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ اس رسالہ میں آتے ہوئے خاکسار کے کئی قسط وار مضامین مثلاً یاجوج ماجوج کی حقیقت، ظہور امام مہدی۔ عیسائیت کا حقیقی مقام بائبل کی روشنی میں۔ اسلام اور وید وغیرہ بھی کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ علاوہ ازیں بعض جماعتیں اس میں آتے ہوئے بعض مضامین پمفلٹ کی شکل میں شائع کرتی رہیں ۔۔۔ اس طرح راہِ امن کو دس سال کے عرصہ میں علمی طبقہ میں ایک مقبول مقام حاصل ہوا۔ تامل ناڈو میں ہی نہیں بلکہ سری لنکا میں بھی ایمیٹوں اور ڈیروں میں راہِ امن کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ ہمارے لئے نہایت مسرت کا موجب ہے کہ خاکسار کی عاجزانہ درخواست قبول کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم راہِ امن کے دس سالہ خاص نمبر کے لئے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا:۔۔۔

حضور ایدہ اللہ کا رُوح پرور پیغام

"مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ماہنامہ "راہِ امن" الحمد للہ توحید باری اسلام کی خدمت واشاعت کے دس سال پورے کر چکا ہے۔

عہد حاضر میں ایک عظیم فریضہ کی ادائیگی ہمارے سپرد کی گئی ہے۔ تباہی کی طرف جانے والی انسانیت کو اس راہ سے روکنا اور اسلام جو حقیقی امن کا دین ہے کی طرف راہ نمائی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اپنی وسعت اور اہمیت کے لحاظ سے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ آنے والی عظیم تباہی سے خدا کے انبیاء ہزاروں سال سے اہل دُنیا کو خبردار کرتے چلے آرہے ہیں (آگے صفحہ ہذا کالم نمبر ۱ پر پڑھیئے)

بقیہ: موجودہ دور میں حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر یہ خبر دی ہے کہ اگر انسان نے اپنے خالق حقیقی کو شناخت نہ کیا اور اس کی ناشکری اور سرکشی بڑھتی چلی گئی تو انسانیت کی تباہی کا دن قریب ہے۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں ہمارا فرض ہے کہ ہم انسانیت کی محبت وغمخواری میں اپنے فرض کی ادائیگی میں کسی لمحہ کوتاہی نہ کریں حقیقی امن اور سلامتی کا ضامن صرف اسلام ہی ہے۔ اور مؤثر رنگ میں اس کی درست تعبیر کی اشاعت ہر زبان، ہر ملک اور ہر قوم میں ازبس ضروری ہے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی کماحقہٗ توفیق عطا فرمائے۔ تا یہ دُنیا حقیقی امن کا گہوارہ بن جائے۔ آمین۔

خلیفۃ المسیح الثالث"

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کا پیغام

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

صوبہ آسام کا دورہ ۔ ۱۷ افراد کا قبول احمدیت

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت اور منظوری سے اس سال پھر صوبہ آسام کا تبلیغی دورہ کرنے کا موقع ملا اس دورہ میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک وقف عارضی کے تحت دو ہفتے وقف کئے تھے خاکسار کے ہمراہ تھے مورخہ ۲۹ مئی بروز جمعۃ المبارک ہم دونوں کلکتہ سے بذریعہ ریل روانہ ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیر معمولی کامیابی کے ساتھ مورخہ ۱۴ جون کو کلکتہ پہنچے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آسام کے کیپیٹل گوہاٹی کے علاوہ نوگانگ۔ جورہاٹ۔ ڈبرو گڑھ۔ تن سوکیا ڈلیاجان۔ مران ہاٹ۔ ترکاکھٹ اور ضلع گوالپاڑہ کے بعض دیہات لنگٹی سنگرا۔ سختو متی پور۔ نزار کبٹیا وغیرہ میں جا کر تبلیغ کرنے کا موقع ملا اور دوران تبلیغ ہماری تعداد میں ایسے لوگوں تک بھی پیغامِ حق پہنچایا گیا جن کے علاقوں میں ہم پہنچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

دو ہزار کی تعداد میں ایک ٹریکٹ بعنوان "ایک عظیم الشان خوشخبری (حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو گئے)" آسامی زبان میں خاص اسی مقصد کے لئے شائع کر کے ہم اپنے ساتھ لے گئے تھے اسی طرح مختلف زبانوں میں ایک ہزار کے قریب پمفلٹس اور کتب ہمارے ساتھ تھیں جنہیں سمجھدار طبقہ تک پہنچایا گیا۔ کئی مواقع ایسے میسر آئے کہ بیسیوں افراد کی موجودگی میں گھنٹوں تبادلۂ خیالات کرنے اور تفصیل کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ گوہاٹی میں مکرم افضل الرحمٰن صاحب اریگیشن منسٹر مکرم محمد ادریس صاحب فائنینس منسٹر اور ایم ایل اے عبد السبحان صاحب سے بھی ملاقات کی اور لٹریچر پیش کیا گیا۔ الغرض پندرہ دنوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار سے زائد لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا گیا

ابھی تک آسام میں ہماری صرف ایک جماعت نزار کبٹیا (ضلع گوالپاڑہ) میں تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ میں ڈبرو گڑھ میں نئی جماعت قائم ہوئی وہاں ایک بزرگ خاتون محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ احمدی رہتی ہیں لیکن اب خدا کے فضل سے تین نئے نوجوانوں نے بیعت کی ہے یہاں باقاعدہ جماعت احمدیہ کا بھی قیام کر دیا گیا ہے۔ جورہاٹ میں آج سے دو سال قبل دو بیعتیں ہوئی تھیں وہاں ایک مزید بیعت ہوئی۔ اسی طرح دو سال قبل نزار کبٹیا ضلع گوالپاڑہ میں ۸ افراد نے بیعت کی تھی اب اس سال مزید تیرہ افراد نے بیعت کی ہے اللہ تعالیٰ ان تمام نومبایعین کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

اس دورہ میں ڈبرو گڑھ کی بزرگ خاتون محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ اسی طرح محترم انیس الدین احمد صاحب اور ان کی اہلیہ۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب جورہاٹ نے ہمارے ساتھ بے حد تعاون فرمایا فجزاہم اللہ خیراً

آسام کے گوردواروں میں احمدی مبلغ کی تقاریر

صوبہ آسام کے تبلیغی دورہ میں مورخہ ۱۲ جون کو جورہاٹ سے ڈبرو گڑھ سفر کے دوران اندر سنگھ اسسٹنٹ سیکرٹری مران ہاٹ گوردوارہ سے تعارف ہوا۔ دوران گفتگو موصوف نے خاکسار کو بتایا کہ ان دنوں گورو ارجن دیو جی مہاراج کی شہیدی تقریبات ہو رہی ہیں اور مران ہاٹ گوردوارہ میں یہ تقریب ۷ جون کو ہو گی جناب اندر سنگھ صاحب نے خاکسار کو اس تقریب میں شرکت کرنے اور تقریر کرنے کی دعوت دی جسے خاکسار نے بخوشی قبول کر لیا۔ موصوف نے بتایا کہ اسی قسم کی تقریب ڈبرو گڑھ میں ۵ جون کو ہو رہی ہے۔ چنانچہ پہلے ۵ جون کو صبح جب ہم ڈبرو گڑھ گوردوارہ پہنچے تو جناب سردار کرنیل سنگھ صاحب پریذیڈنٹ سنگھ سبھا نے ہمیں خوش آمدید کہا اور جب میں نے ان کو بتایا کہ میں قادیان کا رہنے والا ہوں تو وہ بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ بہت سے احمدیوں سے پہلے مل چکے تھے۔ تھوڑی دیر کے انتظار کے بعد جناب سردار کرنیل سنگھ صاحب نے حاضرین سے میرا تعارف کرایا۔ اور مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا خدا کے فضل سے پون گھنٹہ پنجابی زبان میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ جس پر حاضرین نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور سیکرٹری صاحب سنگھ سبھا نے نہایت پُرجوش الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۷ جون کو مران ہاٹ پہنچے وہاں بھی پون گھنٹہ کا لیکچر ہوا میری دیگر تقاریر کا عنوان "حضرت گورو نانک اور اسلام" تھا جس میں خاکسار نے گورو گرنتھ اور جنم ساکھیوں سے ان کی بیان کردہ پیشگوئیوں اور علامتوں کو بھی پیش کیا جو اس زمانہ کے موعود کے بارہ میں ہیں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان تقاریر کے نیک نتائج برآمد فرمائے آمین۔

ایک دلچسپ تبادلۂ خیالات

صوبہ آسام کا تبلیغی دورہ قریب الاختتام تھا پروگرام کے مطابق خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ کو گوالپاڑہ کی جماعت نزار کبٹیا پہنچنا تھا۔ بنگائی گاؤں سے بذریعہ بس ہم جب لنگٹی سبھا پہنچے تو ہمیں اپنی اصل منزل نزار کبٹیا تک پہنچنے کے لئے باوجود کوشش کے کشتی نہیں ملی ابھی ہم اسی پریشانی کے عالم میں تھے کہ اب کیا کیا جائے کہ ایک ہوٹل میں بیٹھے چند لوگوں نے ہمیں اجنبی دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور ہماری پریشانی کا سبب دریافت کیا اور ہمارا تعارف چاہا یہ موقعہ ہمارے لئے غنیمت تھا رسمی تعارف کے بعد اسی ہوٹل میں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہو گیا اور قریب تین گھنٹے مسلسل تبلیغ ہوتی رہی۔ پچاس کے قریب لوگوں نے جن میں مسلمان ہندو بھی شامل تھے گہری دلچسپی سے ہماری تبلیغ کو سنا اور سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا یہاں تک کہ جمعہ کی اذان ہو گئی لہٰذا ایک نوجوان ہمیں اپنے گھر لے گئے اور وضو کرایا اور کہا کہ مسجد چلتے ہیں اور خاکسار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نوجوان نے کہا کہ آج خطبہ آپ دیں گے یہ عجیب الٰہی تصرف تھا اور معجزانہ رنگ میں قدم قدم پر اس کی تائید و نصرت کے جلوے ظاہر ہو رہے تھے۔ جب ہم مسجد پہنچے وقت ہو چکا تھا۔ خاکسار نے خطبہ دیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو بیان کیا قریب پون گھنٹہ کے اس خطبہ کو حاضرین نے عجیب حیرت اور دلچسپی سے سنا۔

نزار کبٹیا میں ایک روز قیام کے بعد دوسرے روز جب ہم عصر کے وقت لنگٹی سنگرا پہنچے تو سینکڑوں لوگوں کو ہم نے بے چینی سے اپنا منتظر پایا۔ پورے علاقہ کے علماء کرام بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کل آپ لوگ جو کچھ سنا کر گئے تھے اس سے یہاں کے لوگوں میں مزید تحقیق کی جستجو پیدا ہوئی ہے کہ جس رنگ میں آپ نے اسلام کو پیش کیا ہے ہمارے علماء اس کے خلاف کہتے ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ایک جگہ بیٹھ کر آپ ہمارے علماء سے تبادلۂ خیالات کریں اور ہم سب سنیں۔ ہم نے ان کی اس پیشکش کو ان شرائط کے ساتھ قبول کر لیا کہ جو بھی بات چیت ہو گی قرآن مجید سے ہو گی۔

کم و بیش پانچ چھ صد کا جم غفیر تھا خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کو دو علماء کے سامنے بٹھا دیا گیا اور حاضرین کو سختی کے ساتھ روک دیا گیا کہ وہ کوئی بات نہ کریں صرف ان دو فریق کی بات کو سنیں۔

ہمارے مدمقابل علماء کے استفسار پر ہم نے وفاتِ مسیح کا مسئلہ پیش کیا اور کہا کہ اگر حضرت عیسیٰ اب تک ۲۰۰۰ سال سے آسمان پر زندہ ہیں تو اس کا ثبوت قرآن مجید سے پیش کریں۔ اس پر مدمقابل علماء پر سخت بوکھلاہٹ طاری ہو گئی اور انہوں نے یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات متشابہات میں سے ہیں اس لئے قرآن سے ہر بات کا فیصلہ کیونکر ممکن ہے۔ اس پر حاضرین میں سے ہی ایک شخص بول اٹھا کہ اس بات کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے۔ تب ہم نے کہا کہ ہم بفضلہ تعالیٰ قرآن مجید کی تیس آیات سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کر سکتے ہیں۔ ہمارا یہ چیلنج ان کے لئے مزید بوکھلاہٹ کا سبب بنا۔ اسی عالم پریشانی میں ایک مولوی صاحب اٹھے۔ اور ہمارے خلاف فتویٰ کفر پڑھنا شروع کیا جو اپنے تھیلے میں ڈال کر لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ بعض سمجھدار لوگوں نے ہمیں اس مجلس سے

اٹھالیا اور ہمیں مبارکباد دی۔

کلکتہ پہنچنے کے بعد صدر جماعت احمدیہ نزار کھیٹیا کے خط ہیں موصول ہوئے ان سے معلوم ہوا کہ اس تبادلۂ خیالات کے بعد بہت سے لوگوں نے جماعت احمدیہ سے باقاعدہ رابطہ قائم کیا۔ جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان علاقہ میں روحانی انقلاب پیدا فرمائے۔ اور سعید روحوں کو قبولِ حق کی سعادت بخشے آمین۔ خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ چیلاکرہ کی تربیتی مساعی

۱۴ جون ۱۹۸۱ء کو مغرب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ چیلاکرہ (کیرلا) کا تیسرا جلسہ خاکسار کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ ایم عبداللہ صاحب کی تلاوت ہوئی اور خاکسار نے عہد دہرایا اس کے بعد عبدالکریم صاحب نے ملایالم زبان میں نظم سنائی۔ "خدا کی صفات قرآن میں" کے عنوان پر مکرم ٹی ایم محمد صاحب۔ عبدالرشید صاحب۔ بدرالدین صاحب۔ عبدالکریم صاحب نے تقریریں کیں۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی تقریر کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ماہ جون کی ۷، ۱۳ اور ۱۴ تاریخوں میں وقارِ عمل ہوئے مسجد کے اردگرد کے حصّہ کو صاف کیا گیا اور پچاس سے زیادہ کیلے کے درخت لگائے گئے ۲۵ جون کو کلو جمیعًا کا پروگرام تھا اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔ خاکسار: پی ایم شمس الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیلاکرہ

سرینگر میں پندرہویں صدی ہجری کانفرنس
احمدی مبلغ بحیثیت مہمان خصوصی!

یکم جولائی کو جموں اور کشمیر نیشنل یونٹی فیڈریشن کے زیرِ اہتمام ٹیگور ہال سرینگر میں پندرہویں صدی ہجری کی دو روزہ کانفرنس کا افتتاح بیگم شیخ محمد عبداللہ وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر نے کیا۔ کانفرنس کے دونوں دن شہر کے معززین۔ دانشور اور دیگر شہری مدعو تھے۔ صدر فیڈریشن نے کانفرنس کے دوسرے روز کی پہلی میٹنگ میں محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈائس پر بلایا اور آپ کا حاضرین سے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ آپ سرینگر میں ایک اصلاحی ادارہ کے سربراہ ہیں اور ان کے خیالات سننے کے لئے ہم نے ان کو بلایا ہے۔ اس اجلاس میں مختلف عنوانات پر مقالے پڑھے گئے ازاں بعد مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عظیم نعرہ ہمیں دیا ہے وہ "انسانیت زندہ باد" کا نعرہ ہے۔ محترم نیاز صاحب کی تقریر بڑی توجہ سے سنی گئی آپ کی تقریر کے بعد فیڈریشن کے صدر نے اعلان کیا کہ آئندہ سے انشاء اللہ ہماری فیڈریشن کا بنیادی نعرہ "انسانیت زندہ باد" ہوگا فیڈریشن کے صدر کی تقریر کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار: میر عبدالحمید لیکچرر سری نگر

جماعت احمدیہ بھوبنیشور کی تبلیغی و تربیتی مساعی

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ماہ مئی و جون ۱۹۸۱ء میں جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ) نے احسن رنگ میں تبلیغی و تربیتی امور کو سرانجام دیا مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

ماہ مئی میں بھوبنیشور میں انٹرنیشنل اور آل انڈیا سطح پر ہونے والے جلسوں میں جماعت نے اپنے بک اسٹال کھولے۔ رام کرشن مشن کی دعوت پر اڑیسہ کے مختلف شہروں میں اسلام پر لیکچر اور بک اسٹال کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ ممتاز سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی آمد پر بھی غیر از جماعت لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں ۲ مئی کو ہینڈلوم نمائش کے گیٹ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بک اسٹال کھولا گیا۔ روزانہ ہزاروں افراد نے اس اسٹال سے فائدہ اٹھایا۔ ۲۷ مئی کو جماعت نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ خلافت سے متعلق مختلف عنوانات پر مقررین نے تقاریر کیں۔

ماہ جون میں محترم نائب صدر صاحب جماعت احمدیہ بھوبنیشور کی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر بہت سے غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں کو مدعو کیا گیا اور انہیں تبلیغ کی گئی

۱۸ جون کو مولوی چتور ویدی صاحب نے اپنی مسجد میں ایک لیکچر دیتے ہوئے احمدیوں کو پانچ ہزار روپے کے انعام کے ساتھ مقابلہ کا چیلنج دیا۔ لیکن احمدی جب شرائط مقابلہ طے کرنے کے لئے مولوی صاحب کی جائے قیام پر پہنچے تو وہ بالکل منکر ہوگئے اور فضول باتوں میں وقت ٹالنے لگے۔

ماہ جون میں ہی موسمی تعطیلات میں مسجد احمدیہ میں خدام و اطفال کیلئے ایک تربیتی کلاس کھولی گئی جسے محترم نائب صدر صاحب لیتے رہے۔ جماعت کے تمام افراد فردًا فردًا اپنے غیر از جماعت دوستوں تک پیغام حق پہنچاتے رہے اور خود خرید کر لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین۔ (خاکسار: منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

پروگرام دورہ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب و مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹران وقف جدید
جماعت ہائے جموں و کشمیر

مجلہ جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مکرم چوہدری محمد عارف صاحب بی اے اور مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید دورہ کریں گے۔ براہ مہربانی عہدیداران جماعت و مبلغین کرام وصولی چندہ وقف جدید میں تعاون فرمائیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	..	۲۲/۸/۸۱	اندورہ	۹/۹/۸۱	۱	۱۰/۹/۸۱
جموں	۲۳/۸/۸۱	۱	۲۴	یاڑی پورہ چوکلی برچھ	۱۰	۳	۱۳
بھدرواہ	۲۴	۳	۲۷	ناصر آباد	۱۳	۲	۱۵
سرینگر	۲۷	۱	۲۸	شورت	۱۵	۲	۱۷
رشی نگر	۲۸	۳	۳۱	آسنور	۱۷	۲	۱۹
سرینگر	۳۱	۱	۱/۹/۸۱	کوریل	۱۹	۱	۲۰
اونتی گام	۱/۹/۸۱	۱	۲	رشی نگر	۲۰	۲	۲۲
ترکہ پورہ	۲	۱	۳	مانور جن	۲۲	۱	۲۳
لولاب	۳	۱	۴	تھیان گاگرن و ...	۲۳	۲	۲۵
سرینگر	۴	۳	۷	مینڈر دار ہانڈ	۲۵	۲	۲۷
ہاری پاریگام	۷	۱	۸	سری نگر	۲۷	۳	۳۰
اسلام آباد بیج بہاڑہ	۸	۱	۹	قادیان	۱/۱۰/۸۱	-	-

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۸۱ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب ساکن کیرنگ کی بیٹی حبیبہ بیگم صاحبہ سلمہا کا نکاح عزیزم محمد امجد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب چنیوٹ پاکستان کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب حال مقیم قادیان نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ میں دس روپے اور اعانت بدر میں دس روپیہ ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار: محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان۔

ایک نومسلم کی ذہنی کشمکش ہے
اسے آپ کی ضرورت ہے

محمود طارق برمنگھم

سہ روزہ "دعوت" دہلی مجریہ ۵/جولائی ۱۹۸۱ء نے "صراطِ مستقیم" لندن کے حوالہ سے مندرجہ بالا عنوان کے تحت یہ مضمون شائع کیا ہے اسے ہم بلا تبصرہ منقولات کے تحت شریک اشاعت کر رہے ہیں (ایڈیٹر بدر)

"یہ واقعہ پچھلے تین ماہ کا ہے جب میں پاکستان سے واپس لندن آ رہا تھا اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد سب مسلمانوں خاص کر نوجوانوں کی توجہ اس نقطہ کی طرف مبذول کرانا ہے کہ ہم کس حد تک اپنے فرض سے چشم پوشی کر رہے ہیں اور ہمیں مطلق اس کا احساس تک بھی نہیں۔ جس طرح اس واقعہ نے میرے دل پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں امید ہے آپ بھی اس سے ضرور سبق حاصل کریں گے اور یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ روزِ جزا ہم سے ہماری غفلت اور اس بے پرواہی کے بارے میں ضرور باز پرس کرے گا۔ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام کے اسرار و رموز جاننا۔ لوگوں کو سیدھی راہ دکھانا اور اسلام کے پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانا صرف صوفیاء کرام اور اولیاء کرام کا کام ہے ہم اس فرض سے بالکل مستثنیٰ ہیں ان کی اس خوش فہمی کو دور کرنے کے لئے یہ مختصر اور جامع واقعہ پیش کر رہا ہوں۔

واقعہ یوں ہے کہ ابھی جہاز کو اڑنے میں آدھا گھنٹہ باقی تھا کہ ہمیں جہاز پر سوار کرا دیا گیا مجھے کھڑکی کے ساتھ ہی سیٹ مل گئی سفر چونکہ لمبا تھا اس لئے میری خواہش تھی کہ کوئی اچھا سا ہمسفر مل جائے اللہ تعالیٰ نے میری یہ خواہش بھی جلدی ہی پوری کر دی ایک انگریز نوجوان میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اس کی عمر تقریباً ۲۷ سال کے لگ بھگ تھی۔ چہرے پر چھوٹی چھوٹی سی داڑھی جس سے وہ کافی سنجیدہ لگتا تھا۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ یہ آدمی زیادہ باتیں کرنے والا نہیں ہے تھوڑی دیر بعد ہمارا سفر شروع ہو گیا مگر میرا ہمسفر کچھ زیادہ ہی خاموشی کا مظاہرہ کر رہا تھا ایک گھنٹہ میں نے انتظار کیا شاید وہ خود ہی کوئی بات کرے مگر اس نے کوئی بات نہ کی آخرکار مجھے خود ہی پوچھنا پڑا کہ

کیا آپ سفر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں؟ اس نے بڑی خوش اخلاقی سے جواب دیا۔

"کیوں نہیں میں اس سفر سے بے حد محظوظ ہو رہا ہوں"

اس کے اس جواب سے میری کافی ڈھارس بندھ گئی میں اسی چیز کا تو منتظر تھا میں نے فوراً سلسلۂ کلام شروع کر دیا۔

میرا دوسرا سوال یہ تھا آپ پاکستان میں سفارت خانے والوں سے تعلق رکھتے ہیں یا یونہی سیر کرنے کے لئے آئے تھے؟ اس نے جواب دیا نہیں میرا سفارت خانے والوں سے کوئی تعلق نہیں میں چھٹیاں گزارنے کے لئے یہاں آیا تھا۔"

اس کا یہ جواب سن کر مجھے تعجب ہوا کہ انگریز چھٹیاں گزارنے کے لئے پاکستان بھی آتے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے پاکستان کے کس شہر میں چھٹیاں گزاریں؟

میں نے سوچا ابھی کہے گا کراچی یا لاہور مگر اس کے منہ سے ربوہ کا نام سن کر میں ایسے اچھل پڑا جیسے کسی نے سوئی چبھو دی ہو۔ وہ میری یہ کیفیت فوراً بھانپ گیا مگر بولا کچھ نہیں صرف مسکرا دیا

تھوڑی دیر کے بعد میں سنبھل گیا میں نے اس سے کہا کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے صرف ربوہ کو ہی کیوں چنا؟"

تب اس نے تفصیل سے بتانا شروع کیا آگے آپ اسی کی زبانی سنیں۔

"میرا آبائی وطن انگلینڈ ہے میں ملازمت کے سلسلہ میں افریقہ رہتا ہوں وہاں میں ایک اسکول میں ماسٹر ہوں میرے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں جو زیادہ تر مسلمان ہیں اور ان کا تعلق پاکستان سے ہے ان میں سے کچھ میرے گہرے دوست بن گئے ہیں کیونکہ کچھ عرصہ اکٹھے رہنے کی وجہ سے میں ان کے ساتھ کافی مانوس ہو گیا تھا ان کی شخصیت اور کردار نے مجھے بے حد متاثر کیا میں نے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا میں ان کی ہر تقریب میں شامل ہوتا تب ایک دن انہوں نے مجھے قرآن پاک کا مطالعہ کرنے کو کہا جو میں نے بخوشی قبول کر لیا اور جلد ہی میں محسوس کرنے لگا کہ یہ کتاب مجھے بہت پہلے پڑھنی چاہئے تھی پسندیدگی کی بڑی وجہ یہ تھی جیسا کہ تمہیں معلوم ہے میں عیسائی ہوں اور قرآن پاک حضرت عیسیٰؑ کو سچا نبی مانتا ہے اور ان کو وہی مقام دیتا ہے جس کے وہ مستحق تھے میں نے جلد ہی سارے قرآن کا ترجمہ ختم کر لیا اس کتاب نے میرے دل پر اتنا اثر کیا کہ میں فوراً اس کتاب کی سچائی پر ایمان لے آیا۔ میں نے اپنے دوستوں سے کہا مجھے مزید اسلام کے بارے میں بتاؤ تب انہوں نے مزید کتابیں لا کر دیں میں نے ان کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ جہاں کہیں کسی چیز کی سمجھ نہیں لگتی تو میرے دوست بڑے احسن طریقے سے سمجھا دیتے جوں جوں میں اسلام کے بارے میں پڑھتا گیا میری پیاس بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ میں نے خود لائبریری وغیرہ سے یا آگے پیچھے سے کتابیں لانی شروع کر دیں ان کتابوں کے مطالعے سے مجھ پر یہ انکشاف ہوا وہ یہ کہ میرے دوستوں کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمدؐ آخری نبی نہیں بلکہ نبوت کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا قرآن کی آیت کا ترجمہ وہ اس طرح کرتے ہیں کہ بے شک محمدؐ وہ آخری نبی ہیں جن پر اسلام مکمل کر دیا گیا ہے اس میں مزید کمی بیشی نہیں کی جائے گی مگر یہ نہیں کہا گیا کہ اس کو زندہ رکھنے کے لئے اور نبی نہیں بھیجوں گا۔

چونکہ میں قرآن کا مطالعہ کر چکا تھا اس لئے ان کی یہ منطق مجھے کچھ زیادہ سمجھ میں نہیں آئی انہوں نے مجھے قائل کرنے کی بہت کوشش کی اسی لئے ان کے دوستوں نے مجھے ربوہ آنے کی دعوت دی جو میں نے قبول کر لی۔ یہاں آ کر میں ان نوجوانوں سے بہت متاثر ہوا ہوں جنہیں آپ لوگ غالباً قادیانی کہتے ہیں انہوں نے میرا ہر طرح سے خیال رکھا ان کا ہر چھوٹا بڑا مجھے سچائی اور عالم نظر آیا ان نوجوانوں میں خود اعتمادی، نظم و نسق اور اخلاق جیسی چیزیں گویا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں ان کو دیکھ کر قادیانی بن گیا ہوں ابھی تک میں ایسے چوراہے پر کھڑا ہوں جہاں میں کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا کہ کس طرف جاؤں مگر مجھے خدا پر بھروسہ ہے اس کا فرمان ہے جو کوئی ہدایت اور روشنی کی راہ پر نکلتا ہے میں اس کو خود صراطِ مستقیم دکھاتا ہوں اس وقت میں بہت سی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں اور میں امام غزالی سے بہت متاثر ہوں ایک اور بات میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں شاید تمہیں سن کر افسوس ہو کہ میرا ایک دوست قادیانی ہو گیا ہے اس کی وجہ میرے دوست نے مجھے یہ بتائی ہے کہ جب کبھی کوئی مسئلہ سمجھنے میں مجھے مشکل پیش آئی تو میں نے غیر قادیانی مسلم نوجوانوں کی طرف رجوع کیا تو وہ تو کوئی تسلی بخش جواب دے سکے اس کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسلام اس کو ورثہ میں ملا ہے اس نے سن رکھا ہے کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے چنانچہ اس نے بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنا شروع کر دیا حالانکہ اسے یہ علم نہیں اسلام کیا ہے مگر جب میں نے وہی مسئلہ کسی قادیانی سے بیان کیا تو اس نے اس قدر خود اعتمادی اور وضاحت سے سمجھایا کہ مسئلہ کی پیچیدگی فوراً ختم ہو گئی اور ساری بات میری سمجھ میں آ گئی ان چیزوں کو اور مسلک کے ساتھ ان کی لگن کو دیکھتے ہوئے میں قادیانی مسلمان ہو گیا۔"

یہاں آ کر ہمارا سلسلۂ گفتگو ختم ہو گیا کیونکہ اختتام کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کی بات کو سن کر مجھے کچھ چپ سی لگ گئی اس کے بعد مجھے بولنے کی ہمت نہ پڑی مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے میرا دوست کسی اور کی نہیں میری بات کر رہا ہو اور وہ جوان میں ہی تھا جسے یہ بھی معلوم نہیں اسلام کیا ہے تھوڑی دیر بعد میں نے چور نظروں سے اپنے ہمسفر کو ایک بار پھر دیکھا اور میری گردن شرم سے جھک گئی وہ انگریز نوجوان جو خود اعتراف کرتا ہے کہ وہ اس چوراہے پر کھڑا ہے جہاں وہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ کس طرف جائے لیکن اپنے آپ کو ابھی مکمل مسلمان نہیں سمجھتا اس کے سینے پر عین جیب کے اوپر کلمہ طیبہ کا تمغہ آویزاں ہے

اور ایک میں ہوں کہ اپنے آپ کو کامل مسلمان سمجھنے کے باوجود کچھ بھی میرے پاس نہیں۔
اگر آپ بھی اپنے کو میری جگہ تصور کریں تو بے شمار لوگوں کو اپنی گردنیں جھکتی نظر آئیں گی۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ میری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہمیں صحیح اور کامل مسلمان بننے کی توفیق دے۔ آمین

تامل رسالہ کی دس سالہ خدمات: بقیہ صفحہ ۶

سلمہ امیر جماعت احمدیہ قادیان اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسالہ "راہ امن" کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ اپنے علاقہ میں نورِ حق پھیلانے یعنی اشاعت اسلام کی خاطر مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بھی ۱۹۷۱ء میں شروع ہو کر متواتر کوشش کر رہا ہے روز بروز اس کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے قارئین اس حقیقت سے روشناس ہو رہے ہیں کہ اسلام ہی حقیقی امن کا راستہ ہے یہی صراط مستقیم ہے جو بندے کا اپنے خالقِ حقیقی سے سچی وفاداری عبودیت اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا تعلق قائم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اس رسالہ کی انتظامیہ اس کے معاونین اور قارئین کے شامل حال رکھے اور اس کو اتنی مقبولیت حاصل ہو کہ اس کے ذریعہ رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے شاگرد کامل حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جو خدائی وعدوں کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمائے گئے آپ کی تبائی گئی تعلیم اور دکھائی گئی روشنی ہر تامل زبان جاننے والے گھر میں پہنچے ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی کامل توحید کا ڈنکا بجے۔ ہر گھر اسلام کی امن بخش تعلیم سے منور ہو ہر انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم محسنِ انسانیت کے عشق و محبت میں سرشار ہو جائے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی ہر شخص کے دل میں پیدا ہو جائے۔ آمین
والسلام

مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

بالآخر خاکسار نظارت دعوت و تبلیغ قادیان اور دیگراں احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جو اس رسالہ کی اشاعت و ترقی میں پوری طرح تعاون دے رہے ہیں جزاہم اللہ۔

احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو لمبی عمر دے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اخبار قادیان

☆ مورخہ ۶/۸/۸۱ کو مکرم الحاج محمد شریف صاحب، مکرم قاری عاشق حسین صاحب ربوہ سے اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ پاسپورٹ پر زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے مورخہ ۸/۸/۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم الحاج محمد شریف صاحب آف ربوہ نے کی۔ اس اجلاس میں مکرم قاری عاشق حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے نہایت عمدہ رنگ میں اپنے قبول احمدیت سے متعلق واقعات سنائے (مکرم قاری صاحب نے ۱۹۶۷ء میں بیعت کی تھی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو صرف احمدیت قبول کرنے کی بنا پر شہید کر دیا گیا تھا) مکرم قاری صاحب مورخہ ۹/۸/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے ☆ مکرمہ نبیلہ عفت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے اس سال ایم اے انگلش سال اوّل کا امتحان دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین ☆ مکرم عبدالعزیز صاحب ناصر کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ گذشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں صحت کاملہ کیلئے احباب دعا فرمائیں

صرینگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۵، ۶ ستمبر ۱۹۸۱ء

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۵، ۶ ستمبر ۱۹۸۱ء کو سرینگر میں منعقد ہوگی کانفرنس کے لئے مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم بابو غلام رسول صاحب اور مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب کو نائبین کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کرام اس سلسلہ میں صدر مجلس استقبالیہ سے خط و کتابت کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شمولیت اختیار کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پتہ صدر مجلس استقبالیہ:۔

JANAB ABDUS SALAM of TAK
"DARUSSALAM" SONAWAR EXTENSION
PO- BATWARA, SRINAGAR
PN. 190004 (KASHMIR)

ولادت

٭ مورخہ ۲/۸/۸۱ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم سید گلستان احمد صاحب کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے یہ بچی سید سلطان احمد صاحب مرحوم گوہاٹی پیر کی پوتی اور مکرم ایجاب الحق خان صاحب سیکرٹری ضیاء دت کیرنگ کی نواسی ہے اس خوشی میں مکرم گلستان احمد صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادم دین بنائے آمین

خاکسار: شیخ عبدالحلیم مبلغ کیرنگ (اڑیسہ)

اظہار تشکر و درخواست دعا

میرے چھوٹے لڑکے محمد عبداللہ نے S.S.C کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔
مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کی خدمت میں آئندہ عزیز کی کامیابی کے لئے اور روشن مستقبل ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں

خاکسار: کبریٰ بیگم نگران ناصرات حیدرآباد دکن

درخواست ہائے دعا

٭ — مکرم ظفر اللہ خان صاحب آف کیرنگ اپنے والد مکرم بشیر خان صاحب مرحوم اور والدہ مرحومہ وزیرن بی بی صاحبہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

٭ — مکرم محمد عظیم الدین صاحب مدراس اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز اپنے بھائی بہنوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

خاکسار: عبدالحفیظ عاجز کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ

خلاصہ خطبہ جمعہ ـــ بقیہ صفحہ اوّل

ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول بنانے کے۔ ان آخری دس دنوں میں خاص دعاؤں کا التزام کرو کیونکہ رمضان کے ختم ہونے کے ساتھ اعمالِ صالحہ کا ایک خاص سلسلہ ختم ہونے والا ہے۔

دعا کی اس قبولیت کے تسلسل میں حضور نے مسلم ممالک کی مشکلات اور پریشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت اُمتِ مسلمہ انتہائی مشکلات سے دوچار ہے۔ خانہ جنگیاں ہیں۔ مسلم ممالک باہم لڑ رہے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ جس قوم کو اللہ نے مغضوب علیہم کہا تھا اس نے ۹۰ سیکنڈ کے اندر عراق کا ایٹمی ری ایکٹر اُڑا دیا۔ اور مسلم ممالک میں سے ایک جہاز بھی اُن کو روکنے نہیں اُٹھا۔ اور اب انہوں نے ظالمانہ حملے کر کے شہری آبادیوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔

حضور نے اس صورتِ حال کا ذکر کرنے کے بعد احباب کو تلقین فرمائی کہ بڑی کثرت سے دعائیں کریں کہ اُمتِ مسلمہ کی اصلاح ہو۔ یہ شماتتِ اعداء سے بچے۔ صبر اور توکّل اختیار کرے۔ اور اس کامل خدا پر ایمان رکھے جس نے کہا ہے کہ مجھ پر کامل ایمان رکھو تو میں تمہارے سارے کام کر دوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کی پریشانیوں کو دُور کرے اور انہیں توفیق دے کہ وہ شریعت کی اور ہدایت کی راہیں اختیار کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کام نہ کریں اور اللہ کے غضب کو بھڑکانے والے اقدامات سے باز رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے کی توفیق دے۔ پھر انہیں قبول فرمائے تاکہ ہم سب اللہ کی رحمت کے وارث ہوں اور وہ ہماری کمزوریاں مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کی راہ میں مقبول ہو جائیں (آمین!)

اس کے بعد حضور نے نمازِ جمعہ پڑھائی اور بارش کی وجہ سے نمازِ عصر بھی ساتھ جمع کر کے پڑھائی اور نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد حسبِ معمول گیارہ مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد بلند آواز میں فرمایا۔ تمام احبابِ جماعت نے حضور کے ساتھ ان بابرکت الفاظ کو دہرایا۔

آخر میں حضور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(بشکریہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۱ء)

اداریہ ـــ بقیہ صفحہ (۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے کہ ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خدا کرے کہ ہماری نئی نسل قربانیوں کے میدان میں اپنے بزرگوں سے بھی سبقت لے جانے والی ہو ـــ آمین ؂

جاوید اقبال اختر

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری اہلیہ صاحبہ آجکل زیادہ بیمار ہیں اُن کی صحت کاملہ کے لئے نیز عزیزم محمد الیاس صاحب منیر سابق مُدیر خالد آجکل مربی بن کر تحت ہزارہ میں کام کر رہے ہیں اور اس سے بڑا بیٹا محمد ادریس منیر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں گلاسگو میں PHD. کر رہا ہے۔ ان دونوں کی کامیابی اور خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے نیز عزیزان محمد داؤد منیر اور ناصرہ کی شادیوں کی کامیابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار: محمد اسماعیل منیر ربوہ۔

(۲) شری پرکاش سنگھ جن کے جماعت کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جملہ پریشانیوں سے نجات دے اور اُن کی والدہ عرصہ سے علیل ہے ان کو اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا کرے۔ اسی طرح خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار: بشارت احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور

(۳) مکرم عبد السلیم صاحب حیدر آباد جنہوں نے ۱۹۷۹ء میں "مسٹر آندھرا" کا ٹائیٹل جیتا تھا گزشتہ مہینے "مسٹر ساؤتھ انڈیا" کے مقابلہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور اب "مسٹر انڈیا" کے مقابلہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس میں بھی نمایاں کامیابی کے لئے احبابِ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: رشید الدین پاشا نائب قائد حیدر آباد۔

(۴) مکرم شیخ عبد الرؤف صاحب نے چند روز قبل ایک مُنذر خواب دیکھا ہے موصوف صدقہ فنڈ میں مبلغ بیس روپے ادا کرتے ہوئے پریشانیوں کے ازالہ اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

خاکسار: انوار الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے"
(ارشاد: حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود):-
ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کے سپلائر اور سروس
(ڈرائی اینڈ نرش نروٹ کیلشنز ایجنٹس)
غلام محمد اینڈ سنز - پاری پورہ کشمیر ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ڈرشیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار کانپور (یو۔پی)

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین - نرم - چمڑے - جینس اور ڈینیم سے تیار کردہ
بہترین - پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ
ایربیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.
آٹوونگس

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر بیت المال

برائے کلکتہ - بہار - یو۔پی

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ یو۔پی - بہار و کلکتہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲/۸/۸۱ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے - لہذا جملہ عہدیداران جماعت - مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہ تعاون کرنے کی درخواست ہے - متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۲/۸/۸۱	ننگلہ گھنو	۲/۱۰/۸۱	۱	۳
کلکتہ	۲۴	۷	۳۱/۸/۸۱	سانڈھن	۳	۱	۴
جمشید پور	۱/۹/۸۱	۴	۵	صالح نگر	۴	۱	۵
مونگی بنی - مہوبھنڈار	۵	۵	۱۰	جھانسی - چرگاؤں	۵	۱	۶
چیائے باسہ	۱۰	۱	۱۱	راٹھ	۶	۲	۸
رانچی - سملیہ	۱۱	۲	۱۳	مسکرا - مودہا	۸	۲	۱۰
بھاگلپور - برہ پورہ	۱۳	۴	۱۷	فتح پور - بہوہ - دھن سنگھ پور	۱۰	۲	۱۲
خانپور ملکی	۱۷	۲	۱۹	فیض آباد براستہ کانپور	۱۲	۱	۱۳
بلاری	۱۹	۱	۲۰	لکھنؤ	۱۳	۲	۱۵
پکوڑ	۲۰	۱	۲۱	شاہجہانپور - کٹیا - لودھی پور	۱۵	۴	۱۹
مونگھیر	۲۱	۱	۲۲	بریلی	۱۹	۱	۲۰
بھاگلپور	۲۲	۱	۲۳	سردار نگر	۲۰	۱	۲۱
مظفرپور براستہ پٹنہ	۲۳	۲	۲۵	امروہہ	۲۱	۲	۲۳
اردل	۲۵	۱	۲۶	دہلی	۲۳	۲	۲۵
آرہ	۲۶	۱	۲۷	میرٹھ	۲۵	۲	۲۷
گیا	۲۷	۱	۲۸	انبیٹہ	۲۷	۱	۲۸
بنارس	۲۸	۱	۲۹	بجے پورہ	۲۸	۱	۲۹
کانپور	۲۹	۲	۱/۱۰/۸۱	کرنال	۲۹	۱	۳۰
مین پوری - شکوہ آباد	۱/۱۰/۸۱	۱	۲	قادیان	۱/۱۱/۸۱	-	-

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۹ و ۳۰ اگست بمقام رشی نگر

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ و ۳۰ اگست ۱۹۸۱ء کو رشی نگر میں منعقد ہوگا - لہذا تمام مجالس زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی سعی کریں -

بیرون ریاست سے بھی خدام الاحمدیہ کے ممبران کو دعوت شرکت ہے - اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب کرے - آمین -

خاکسار :- غلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سری نگر -

درخواست دعا

مکرم ظہیر احمد خان صاحب پرویز صدر جماعت احمدیہ عادل آباد اپنی صحت اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے - نیز اپنی بیوی بچے اور ہمشیرہ کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں -

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان -

پروگرام دورہ مکرم مولوی نصیر الدین احمد صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

برائے صوبہ بنگال - اڑیسہ - ایم۔پی

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ بنگال - اڑیسہ - ایم۔پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲/۸/۸۱ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے - لہذا جملہ عہدیداران جماعت مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہ تعاون کرنے کی درخواست ہے - متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے -

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۲/۸/۸۱	چودوار	۱۵/۱۰/۸۱	۲	۱۷
کلکتہ	۲۴/۸/۸۱	۱۰	۳/۹/۸۱	کرڈاپلی	۱۷	۴	۲۱
برلیشہ	۴/۹/۸۱	۱	۵	پینکال	۲۱	۳	۲۴
ڈائمنڈ ہاربر	۵	۱	۶	کوٹ پٹہ	۲۴	۱	۲۵
کبیرا	۶	۱	۷	ارکھ پٹنہ	۲۵	۱	۲۶
بنگلہ	۷	۱	۸	تالبرکوٹ	۲۶	۱	۲۷
ہوگلہ	۸	۱	۹	کنڈاچر پاڑہ	۲۷	۱	۲۸
کلکتہ	۹	۱	۱۰	کٹک	۲۸	۲	۳۰
بھرتپورہ - ابراہیم پورہ	۱۰	۱	۱۱	بھبنیشور	۳۱	۴	۳/۱۱/۸۱
کمیتھا	۱۱	۱	۱۲	خوردہ	۳/۱۱/۸۱	۱	۴
گگانہ	۱۲	۱	۱۳	کیرنگ	۴	۷	۱۱
تانگرام	۱۳	۱	۱۴	نرگاؤں	۱۱	۱	۱۲
رائے گرام	۱۴	۱	۱۵	مانیکاگوڈا	۱۲	۱	۱۳
ہرہری	۱۵	۱	۱۶	تیباگڑھ	۱۳	۱	۱۴
بنجاری	۱۶	۱	۱۷	برہم پور	۱۴	۱	۱۵
امام نگر	۱۷	۱	۱۸	وشاکھاپٹنم	۱۵	۲	۱۷
چندائی	۱۸	۱	۱۹	کٹک	۱۷	۱	۱۸
بیلاڈنگا	۱۹	۱	۲۰	سرونیاگاؤں	۱۸	۱	۱۹
کلکتہ	۲۰	۳	۲۳	مدھوبن	۱۹	۲	۲۱
رورکیلا	۲۴	۴	۲۸	پالادیپ	۲۱	۲	۲۳
بستر پردہ	۲۸	۲	۳۰	کستداپارا			
کھڑک پور	۱/۱۰/۸۱	۱	۲/۱۰/۸۱	سونگھڑہ	۲۳	۵	۲۸
سورو	۲	۳	۵	کٹک	۲۸	۳	۱/۱۲/۸۱
بھدرک	۵	۵	۱۰				
تاراکوٹ	۱۰	۱	۱۱	قادیان	۲/۱۲/۸۱	-	-
کٹک	۱۱	۴	۱۵	×××	×	×	×

ولادت

مورخہ یکم اگست ۱۹۸۱ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مبرور احمد صاحب مبشر حال مقیم سعودی عرب کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے - نومولود مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش کا پوتا اور مکرم میر غلام رسول صاحب یاری پورہ کا نواسہ ہے - احباب کرام زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک، خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں -

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے بطور شکرانہ اور مبلغ پانچ روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ -

(ایڈیٹر بدر)